Name :> muhammad mairaj

Address :>

Subject :> ٹریول ایجنسی

Writer :> عبد الواحد

Serial No :> 8281

Fatwa No :>

Date :> 5/8/2010

Email :>

salam kia farmatey hain muftiyan is mas alay k beech k zaid aik travel agency main kam karta hai jahan par tickes banti hain jahaz ki, wahan par ure dosrry egancy main bhi ye hota hai k ticket ki amount

agar misal ka tour par 10000 hai jo air line ko bahjni hain \\\\ ab wahan par staff wo ticket 10,500 ki baichta hai jis mian se 500 us k hotey hain 10,000 office ko deta hai /// is ka bechna aisa hai k passenger aya kaha mujhe karac hi se islamabad jana hai kia fare hai zaid ne kaha k is waqt 10 500 ki seat mil rahi hai passenger ne kaha k ok issued kardo us ne payment ki ure ticket lai kar chala gaya,ab is

ka 500 rupe ya 200 ,100 rupe laina ticket ki amount k upar kaisa hai ?

2. saat saat ye bhi hai k aik fare 2500 ka hai zaid ne wo seat rouki huwi hai ab jo fare araha hai wo 5000 hai issue karney se pahly wo 5000 wali seat ko 2500 wali seat main badal kar issue karta haiur passanger se wo 5000 hi laita hai ye kama bhi kaisa hai?

3. is paisa ka kia hukum hai ?

4. ya istarah market main raij hai mukhtalif agency is tarah karti hain ye bad sab janty bhi hain k air line ur agency doono main faraq haik dono ki ticket amount ka

5. kuch logon ko pata hota hai ure kuch ko nahi bi pata hota k upar charg katay hain ? al hasil ya k tanqa koi bhi ho ur ticket ki amount se uper laina kaisa jab k air laine ko bhi maloom hai ur malik ko bhi ur passanger ko bahi agar is masalay mai ye batata chalon k jo ticket ham bachtay hain us ki garanty air line k pass ham ne rakhwai huwi hoti hai//// baray karam mujhe is mas alay ka jawad jald dain aga samajhne main kao mas ala ho to ap mujhe time bta dai main khud a kar tafseel se bat karonga //////

name muhammad mairaj

ph # 0333-2144219

add karachi landhi

السّلام علیکم!

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید ایک ٹریول ایجنسی میں کام کرتا ہے جہاں پر ٹکٹیں بنتی ہیں جہاز کی۔ وہاں پر اور دوسرے ایجنسی میں بھی یہ ہوتا ہے کہ ٹکٹ کی رقم مثلاً دس ہزار ہے جو ائیر لائن کو بھیجنی ہے اب وہاں پر عملہ وہ ٹکٹ دس ہزار پانچ سو کی بیچتا ہے جس میں سے پانچ سو اس کے ہوتے ہیں اور دس ہزار آفس کو دیتا ہے۔ اس کا بیچنا ایسا ہے کہ مسافر آیا اور کہا کہ مجھے کراچی سے اسلام آباد جانا ہے کیا کرایہ ہے؟ زید نے کہا کہ اس وقت دس ہزار پانچ سو کے ساتھ مل رہی ہے مسافر نے کہا کہ ٹھیک ہے جاری کردوں اس نے روپے دیئے اور ٹکٹ لے کر چلا گیا اب اس کا پانچ سو یا دو سو اور سو ۱۰۰ روپے لینے ٹکٹ کی رقم کے اوپر کیسا ہے؟۔

نمبر۲: ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ کرایہ دو ہزار پانچ سو کا ہے زید نے وہ سیٹ روکی ہوئی ہے اب جو کرایہ آرہا ہے وہ پانچ ہزار ہے۔ جاری کرنے سے پہلے وہ پانچ ہزار والی سیٹ کو دو ہزار پانچ سو والی سیٹ میں بدل کر جاری کرتا ہے اور مسافر سے وہ پانچ ہزار ہی لیتا ہے

(جاری ہے)

یہ جاری کرنا بھی کیسا ہے ؟۔

نمبر۳ : اس رقم کا کیا حکم ہے ؟۔

نمبر۴ : یہ اس طرح مارکیٹ میں رائج ہے مختلف ایجنسی اس طرح کرتی ہیں یہ بات سب جانتے بھی ہیں کہ ائیرلائن اور ایجنسی دونوں کے ٹکٹ کے رقم میں فرق ہے ۔

نمبر۵ : کچھ لوگوں کو پتہ ہوتا ہے اور کچھ کو نہیں بھی پتہ ہوتا کہ اوپر پیسے کاٹے ہیں ؟ ۔

الحاصل : یہ کہ طریقہ کوئی بھی ہو اور ٹکٹ کی رقم سے اُوپر لینا کیسا ہے جب کہ ائیرلائن کو بھی معلوم ہے اور مالک کو بھی اور مسافر کو بھی اگر اس مسئلہ میں یہ بتاتا چلوں کہ جو ٹکٹ ہم بیچتے ہیں اس کی گارنٹی ائیرلائن کے پاس ہم نے رکھوائی ہوئی ہوتی ہے ۔

برائے کرم ۔ مجھے اس مسئلہ کا جواب جلد دیں اگر سمجھنے میں کوئی مسئلہ ہو تو آپ مجھے وقت بتادے میں خود آکر تفصیل سے بات کرلوں گا۔

الجواب حامداً و مصلیاً !

ایجنسی ہولڈر آنے والے مسافر کے ساتھ اگر اس طرح معاملہ کرتے ہوں کہ مثلاً کراچی سے اسلام آباد کا ٹکٹ معلوم کرنے پر وہ اُسے کہے کہ فلاں ٹائم پر فلاں ائرلائن کا ٹکٹ آپ کو اتنے کا ملے گا اور فلاں ٹائم کی فلاں ائرلائن کا ٹکٹ اتنے کا اور مسافر اپنی ضرورت کے موافق کسی ایک وقت کا ٹکٹ لے لے تو ایسا معاملہ کرنے میں شرعاً بھی کوئی حرج نہیں ۔ اور اس صورت میں اصل مالیت سے زائد حاصل ہونے والی رقم ایجنسی ہولڈر کیلئے اپنے استعمال میں لانا بلاشبہ جائز اور درست ہے۔

اور اگر مسافر نے (اس لیے) موجودہ "کمپنی نرخ" پوچھے ہوں اور ایجنسی ہولڈر نے اپنا کمیشن رکھ کر اسے بتایا ہو تو اس صورت میں یہ زائد رقم جھوٹ اور دھوکہ دہی کی بناء پر حاصل کی گئی ہے جسے اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں ۔ بلکہ یہ واجب الرد ہے ورنہ ٹکٹ خریدنے والے سے صراحۃً اجازت لینا لازم ہے ۔

فی الفتاویٰ الھندیۃ : ولو باع شیأ مرابحۃ ان کان الثمن مثلیا کالمکیل والموزون جاز البیع اذا کان الربح معلوما سواء کان الربح من جنس الثمن الأول أم لم یکن ۔ (ج ۳ ص ۱۶۰) ۔

وایضاً : ومن اشتری شیأ وأغلی فی ثمنہ ... فباعہ مرابحۃ علی ذلک جاز وقال ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ اذا زیادۃ لا یتغابن الناس فیھا فانی لا أحب أن یبیعہ مرابحۃ حتی یبین ۔ (ج ۳ ص ۱۶۱) ۔

(جاری ہے)

وفي الدر المختار: لا يحل كتمان العيب في
مبيع أو ثمن لأن الغش حرام إلا في مسألتين (ج٥ ص٤٧)

والله أعلم بالصواب
محمد عبد الواحد عفا الله عنه
دار الإفتاء جامعة بنورية كراچي
٢٦ جمادى الثانية ١٤٣١هـ

الجواب صحيح
عبد الله [illegible]
دار الإفتاء جامعة بنورية
٢٦ جمادى الثانية ١٤٣١هـ

دار الإفتاء [illegible] ٨٢٨١ ٢٩/١١/١٠

رئيس دار الإفتاء جامعة بنورية [illegible]

الجواب صحيح

في الفتاوى الهندية: ولو باع شيئاً مرابحة إن كان
الثمن مثليا كالمكيل والموزون جاز البيع إذا كان الربح معلوما
سواء كان الربح من جنس الثمن الأول أم لم يكن - (ج٣ ص١٦٠) -
وأيضاً: ومن اشترى شيئاً وأغلى في ثمنه...
فباعه مرابحة على ذلك جاز وقال أبو يوسف رحمه الله
تعالى إذا زاده زيادة لا يتغابن الناس فيها فإني لا أحب أن
يبيعه مرابحة حتى يبين - (ج ٣ ص ١٦١) -

(جاری ہے)